# غیر مملوکہ زمین کی آباد کاری قانونِ شریعت کی روشنی میں

دوسری قسط

مولانا مفتی محمد آصف رشید
جامعہ دارالارشادوالاحسان ایف بلاک ملت ٹاؤن فیصل آباد۔

## ☆فصل ثالث☆

### ☆ آبادکاری کی مختلف شکلیں!

ایسی زمینیں جو کہ غیر آباد، بنجر، لاوارث پڑی ہیں۔ انکے آباد کرنے کی مختلف شکلیں ہیں۔ ان میں سے ایک شکل آباد کرنے کی یہ ہے۔ کہ حکومت خود اپنے مصارف سے آباد کرے۔ جیسا کہ یحییٰ بن آدمؒ اپنی کتاب " کتاب الخراج " میں لکھتے ہیں۔ "وان شاء انفق علیها من بیت مال للمسلمین واستاجر من یقومه فیها" (کتاب الخراج یحییٰ بن آدم ص ۲۲)

اس صورت میں کاشتکار کو طے شدہ مقررہ معاوضہ ملے گا۔ اور پیداوار حکومت کی ہوگی۔ یعنی ایسی زمینوں کو جو شخص حکومت کی طرف سے آباد کرے گا۔ اس کو مقررہ اُجرت مل جائے گی۔ اور اس زمین سے جو پیداوار حاصل ہوگی، وہ حکومت کی ہوگی۔ آبادکاری کی دوسری شکل یہ ہے۔ کہ کاشتکار کو اپنی محنت اور اخراجات سے زمین کو آباد کرنے کی اجازت دے دی جائے، اور یہ کہہ دیا جائے کہ اس کاشتکار کو کہ تمہیں اس زمین پر کاشت کا حق حاصل ہوگا۔ اور اس کو فروخت یا ہبہ وغیرہ جیسے اختیارات حاصل نہیں ہونگے۔ اس مذکورہ کلام کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ کاشتکار کو صرف زمین کی منفعت کا مالک بنایا جائے گا، اس کی ذات کا نہیں۔ اسی وجہ سے کاشتکار کو ہبہ اور فروخت کرنے کا اختیار نہیں۔ آبادکاری کی اس شکل کے بارے میں فقہ اسلامی کی روشنی میں تصریح موجود ہے، جو کہ درج ذیل ہے۔

"امام امرر جلاًان یعمرارضاًمیتةًعلیٰ ان ینتفع بها ولایکون الملك له فاحیا ها لم یملکها" (فتاویٰ عالمگیری) ص ۵/۳۸۶ ترجمہ:۔ حاکم کسی کو اس شرط پر بنجر زمین آباد کرنے کا حکم دے کہ آباد کرنے والا صرف زمین کے منافع کا مالک ہوگا، اسکی ذات کا نہیں، تو اس صورت میں آباد ہو جانے کے بعد وہ ذات کا مالک نہ ہو سکے گا"

☆ **زمین کی آبادکاری کی تیسری شکل**:۔ زمین کی آبادکاری کی تیسری شکل یہ ہے۔ کہ حکومت کسی شخص کو ملکیت کا حق دے کر آبادکاری کی اجازت دے۔ اس صورت میں آباد کرنے والے کو ہر قسم کے تصرفات اور جملہ حقوق حاصل ہوں گے، جیسا کہ قاضی ابو یوسفؒ ہارون الرشیدؒ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

"ولك ان تقطع لمن احببت ورأيت تواجره وتعمل بما ترى انه صلاح" (کتاب الخراج امام ابو یوسف ص ۶۹)

عبارت کا مفہوم:۔ آپ جو صورت مناسب سمجھیں اور جس میں فلاح اور بہبود ہو اس میں آپ کو بالکل یہ اختیار ہے، مناسب ہو تو کسی کو قطعیہ دے دیجئے، یا اجرت دیکر اجیر سے کاشت کرائے۔

## ☆ غیر آباد زمین کی آبادکاری کی چوتھی شکل:۔

اس طرح ہے کہ کوئی شخص غیر آباد زمینکو آباد کرلے، پھر دوسرا شخص زبردستی اس میں درخت لگادے، یا مکان بنا کر اس پر قبضہ کرلے، تاکہ آبادکاری کے حقوق اسکی طرف منتقل ہو جائیں، تو ایسی صورت میں پہلا شخص جس نے زمین کو آباد کیا ہے۔ اس کا حق تسلیم شدہ ہے، دوسرے کا اس میں کوئی حق نہیں۔

دلیل حدیث مرفوع ہے:۔ "من احيا ارضاً ميتةً فهي له وليس لعرق ظالم حق"

ترجمہ: ''جو شخص کوئی مردہ زمین آباد کرے وہ زمین اسی کی ہے، اور دوسرے کی زمین میں ناحق طور پر آبادی کرنے والے کا کوئی حق نہیں''

## ☆ پانچویں شکل:۔

پانچویں شکل یہ ہے، کہ غیر آباد زمین کو صاف کر کے اسکے کانٹے وغیرہ کو جلا دینا، اور اسی طرح دوسری صورت میں آبادکاری کا طریقہ یہ اختیار کرنا کہ غیر مملوکہ زمین پر گھاس بھونس وہ سب گھاس بھونس اور کانٹے وغیرہ کاٹ کر چاروں طرف ڈال کر ان پر مٹی ڈال دے، تاکہ اس میں لوگ داخل نہ ہوں۔

"ثم التحجير قد يكون بغير الحجر بان غرز حولها اغصانا يابسةً او نقّى الارض واحرق ما فيها من الشوك او حصد ما فيها من الحشيش او الشوك وجعلها حولها وجعل التراب عليها من غير ان يتم المسناة ليمتنع الناس من الدخول" (كتاب الخراج يحيىٰ بن آدم ص ۸۴) (۱) الھدایہ ۴/۴۷۷ مکتبہ امدادیہ ملتان

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:۔ "والتحجير بوضع علامة من حجر او بحصار ما فيها من الحشيش والشوك وتنقيه عشبها وجعله حولها او باحراق ما فيها من الشوك وغيره و كل ذلك لا يفيد الملك" (۲) فتاوی عالمگیری ۵/۳۸۶ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ) ان صورتوں میں تحجیر تو ہو جائے گی لیکن اس سے ملکیت ثابت نہیں ہوگی، جب تک کہ آباد نہ کرلے۔ غیر آباد زمین کی آبادکاری کی ایک اور صورت یہ ہے۔ کہ کسی شخص نے غیر آباد زمین میں ایک یا دو ہاتھ کنواں کھود کر چھوڑ دیا، تو اس صورت میں تحجیر تو ہوگی لیکن آباد کرنا (احیاء) نہیں ہوا، اس عمل سے بھی ملکیت ثابت نہیں ہوگی۔ فتح القدیر میں ہے:۔ "قوله عليه السلام من حفر بئرا مقدار ذراع فهو محتجر" (۳) فتح القدیر ۹/۶ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

## ☆ غیر آباد زمین کی آبادکاری بشکل تحجیر!

کسی غیر آباد زمین کی حدود میں پتھر نصب کر کے یا کانٹوں وغیرہ سے گھیر کر کے اسکو اپنی ملکیت قرار دینا، اس عمل کا نام فقہاء کے نزدیک

تجیر ہے۔ حکم: اس تجیر کا حکم یہ ہے، کہ اس سے ملکیت ثابت نہیں ہوتی، چونکہ اس تجیر سے زمین کا آباد کرنا (احیاء کرنا) نہیں ہوا۔ البتہ دوسروں کی نسبت اس کے حق کو گونہ ترجیح ہوگی، مگر یہ حق اس شخص کو ایک خاص مدت تک حاصل ہوگا۔ "ولا ن التحجير ليس باحياء ليملكه به لا ن الاحياء انما هو العمارة والتحجير لا علام" (فتح القدیر ۶/۹، الہدایہ ۴/۴۷۷)

محض تجیر سے ملکیت ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس زمین میں کوئی عمارت وغیرہ تعمیر کرے، یا اس میں ہل چلا کر اس کو کاشت کے قابل بنادے اس صورت میں تجیر کرنے والا شخص اس زمین کا مالک بن جائے گا۔

## ☆غیر آباد زمین کی آباد کاری زراعت کی صورت میں!

زراعت کو ترقی دینے اور اس کی افادیت کو وسیع کرنے کے لئے جو ذرائع اختیار کئے جانے چاہئیں، ان میں سے ایک ذریعہ غیر آباد زمینوں کے آباد کرنے کا ہے، یعنی غیر آبادی زمینوں کو کاشت کے قابل بنانا، گویا نا قابل کاشت زمین مردہ زمین ہے، اسکو کاشت کے قابل بنانا اسکو زندگی بخشنے کے مرادف ہے، اگر کوئی غیر آباد زمین کو کاشت کے لئے یا اس میں درخت لگانے کے لئے آباد کرتا ہے، تو اس صورت میں آباد کرنے والے کے لئے تین شرطیں ہیں:۔

(۱) پہلی شرط یہ ہے، کہ غیر آباد زمین کا جو حصہ آباد کرنا چاہتا ہے، اسکی چاروں اطراف میں مٹی ڈال کر ڈول بنائے، تا کہ حد فاصل بن جائے۔ "احدها جمع تراب المحيط بها حتى يصير حاجزا بينها وبين غيرها" (۱) (الاحکام السلطانیہ ماوردی ص ۳۲۳)

(۲) دوسری شرط یہ ہے، کہ اگر زمین خشک ہو تو پانی لائے اگر زیر آب ہو تو پانی کو روکے، تا کہ زراعت اور باغ لگانا ممکن ہو۔

"والثاني: سوق الماء اليها ان كانت يبسا وحبسه عنها ان كانت بطائح لان احياء اليبس بسوق الماء اليه واحياء البطائح بحبس الماء عنها حتى يمكن زرعها وغرسها في الحالين" (الاحکام السلطانیہ ص ۳۲۳)

(۳) تیسری شرط یہ ہے، کہ تمام زمین میں ہل چلا کر اور بیج درست کرے، ان تینوں شرطوں کے مکمل ہونے کے بعد زمین آباد سمجھی جائے گی، اور آباد کرنے والا اسکا مالک متصور ہوگا۔

"والثالث حرثها: والحرث يجمع اثارة المعتدل وكسح المستعلي وطم المنخفض، فاذا استكملت هذه الشروط الثلاثة كمل الاحياء وملك المحيي" (الاحکام السلطانیہ ص ۳۲۴)

## ☆دریا کے بہاؤ کے بعد زمین کی آباد کاری کا حکم!

دریا کے بہاؤ کے بعد جو زمین باقی رہ جاتی ہے۔ اس کے آباد کرنے کی صورت یہ ہے۔ کہ دریا اپنے بہاؤ کے بعد جو زمین چھوڑتا ہے، اب دوبارہ اس جگہ پانی کے آنے کا امکان ہے تو اس کو آباد نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ یہ زمین "موات" کے حکم میں نہیں ہے، بلکہ نہر کے حکم میں ہے، جس کا آباد کرنا درست نہیں ہے۔ اگر دوبارہ پانی آنے کا امکان نہیں ہے، تو اب ایسی زمین کی دو صورتیں ہیں؛ پہلی صورت تو یہ

ہے، کہ دریا کی چھوڑی ہوئی زمین کسی آبادی کا حریم نہ ہو، تو اس صورت میں آباد کرنا درست ہوگا، اس لئے کہ یہ زمین اب "موات" کے حکم میں ہے، جس کا کوئی مالک نہیں اس لئے کہ پانی کا تسلط سب کا تسلط دور کردیتا ہے۔ اور اس وقت وہ سرکار کے قبضہ میں ہے۔ لہذا ایسی زمین کی آبادکاری کے لئے سرکار کی اجازت سے آباد کرنا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک شرط ہے، اور صاحبینؒ کے نزدیک اجازت شرط نہیں ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ سردی اور گرمی کے موسم میں پانی نہیں چلتا، صرف برسات میں چلتا ہے۔ تو جس زمانہ پانی نہ چلے تو اس صورت میں اس کا حکم یہ ہے، کہ اس کا آباد کرنا جائز ہوگا۔

"قال: وما ترك الفرات او الدجلة وعدل عنه الماء ويجوز عوده اليه لم يجز احياؤه لحاجة العامة الىٰ كونه نهراً، وان كان لا يجوز ان يعود اليه فهو كالموات اذا لم يكن حريماً لعامر لانه ليس في ملك احد لان قهر الماء يدفع قهر غيره وهو اليوم يد الامام" (الھدیہ ۴/۴۸۰ (مکتبہ حقانیہ ملتان)

## ☆غیر مسلم کے لئے آبادی کا شرعی حکم!

غیر آباد زمین کو آباد کرنے کے لئے شریعت نے مسلم وغیر مسلم دونوں کے لئے یکساں حکم بیان کیا ہے۔ زمین کی آبادکاری کے لئے مسلمان ہونا شرط نہیں ہے۔ لیکن امام یعنی حاکم وقت سے اجازت لیکر آباد کرنا شرط ہے، مثلاً غیر مسلم ہندو، سکھ، رومی وغیرہ غیر آباد زمین کے ایک ٹکڑے کو کاشت کے قابل بنا کر اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔ لیکن ان کے لئے بھی امام یعنی حاکم وقت سے اجازت لیکر آباد کرنا شرط ہے، اسی کی تائید میں علامہ ابن عابدینؒ اپنی مایہ ناز کتاب "ردالمحتار علی الدرالمختار" میں لکھتے ہیں، قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالىٰ: اذا احيىٰ مسلم او ذمي ارضا غير منتفع بها وليست بمملوكة لمسلم ولا ذمي ملكها إن اذن له الامام في ذلك وقالا يملكها بلا اذنه وهذا لو مسلما فلو ذميا شرط الاذن اتفاقاً (ردالمحتار علی الدرالمختار ۵/۲۷۷ ایچ ایم کمپنی کراچی) اسی مضمون کو "علامہ ابن الھمام" (صاحب ہدایہ) الھدایہ میں واضح کر کے لکھتے ہیں۔

"قال العلامة المرغيناني رحمه الله تعالى و يملكه الذمي بالاحياء كما يملك المسلم لان الاحياء سبب الملك الا ان عند ابي حنيفة رحمه الله اذن الامام من شرطه فيستويان فيه كما في سائر اسباب الملك حتى الاستيلاء على اصلنا" (الھدایہ ۴/۴۷۷ مکتبہ امدادیہ ملتان)

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"ويملك الذمي بالاحياء كما يملك المسلم" (بدائع الصنائع ص، فتاوی عالمگیری ۵/۳۸۶)

مذکورہ بالا عبارات سے واضح ہوگیا کہ غیر مسلم اگر امام کی اجازت سے غیر آباد زمین آبادی کرلے تو اسکا مالک بن جائیگا۔

باب دوم۔ غیر مملوکہ زمین کی آبادکاری قانون کی روشنی میں!

☆فصل اوّل☆

## ☆غیر مملوکہ زمین کی تعریف قانون کی روشنی میں:

غیر مملوکہ زمین ایسی زمین کو کہا جاتا ہے۔جسکے مالک (آبادکار) اسکو چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ پر چلے جائیں۔اور اسکی ذمہ داری کسی کے حوالہ نہ کرکے جائیں، ایسی زمین کو حکومت وقت اپنے قبضہ میں کرلیتی ہے۔لیکن اب ایسی زمینوں کا وجود پاکستان میں نہیں رہا۔(محمڈن لاء)

## ☆غیر مملوکہ زمین کی آبادکاری قانونی نقطہ نظر سے:

''غیر مملوکہ زمین اس وقت پاکستان میں ناپید ہے، کیونکہ مکمل پاکستان میں رقبہ جات پیائش کے مطابق مالکان کی ملکیت میں درج ہو چکے ہیں، آباد غیر آباد میں کوئی تخصیص نہیں ہے، البتہ کوئی مالک غائب ہو جائے یعنی فرار ہو جائے، یا وارث کو چھوڑے بغیر انتقال کر جائے، تو وہ ملکیت موجودہ حکومت کی شمار ہوتی ہے، اور اس زمین کی آبادکاری حکومت وقت سے اجازت لینے کے بعد کی جاسکتی ہے''۔(محمڈن لاء)

## ☆شاملات زمین کا تعارف:

جو لوگ سب سے پہلے کسی گاؤں کو آباد کرے، وہ اس گاؤں کے بانی کہلاتے ہے، اور انہیں ''مالکان دیہہ'' بھی کہا جاتا ہے، یہ لوگ صرف ان زمینوں کے مالک نہیں سمجھے جاتے ہے، جو انہوں نے خود آباد کی ہوں، بلکہ جتنے علاقے کو انہوں نے آبادی یا توسیع یا اس کی مشترکہ ضروریات کے لئے مخصوص کرلیا ہو، وہ سارے کا سارا علاقہ ''مالکان دیہہ'' کی ملکیت سمجھا جاتا ہے، خواہ اس علاقے میں کتنی ہی بنجر زمیں غیر آباد پڑی ہوں، جن کی آبادی کے لئے انہوں نے کوئی قدم نہ اٹھایا ہو، گاؤں کے متصل پڑی ہوئی یہ بنجر اور غیر آباد زمینیں اس گاؤں کی شاملات کہلاتی ہیں (عدالتی فیصلے ۲/۲۶۶، جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی صاحب (ادارہ اسلامیات کراچی))

## ☆''شاملات'' کی تعریف:

''شاملات'' وہ غیر آباد زمینیں ہوتی ہیں، جو کسی گاؤں یا بستی کے قریب واقع ہوں، رواج یہ رہا ہے کہ جب کوئی خاندان کوئی گاؤں آباد کرتا تو وہ گاؤں کے قریب واقع غیر آباد زمینوں کے ایک حصے کو گاؤں سے منسلک کر دیتا، اور اسکو گاؤں کی مشترکہ ملکیت سمجھا جاتا تھا، اسی مشترک ملکیت کو ''شاملات'' کہا جاتا ہے۔(عدالتی فیصلے ۲/۲۶۶، جسٹس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ (ادارہ اسلامیات کراچی))

اس سے معلوم ہوا کہ ''شاملات'' کا ایک بڑا حصہ تو بنجر اور غیر آباد زمینوں پر مشتمل ہوتا ہے۔''مالکان دیہہ'' جب گاؤں کو آباد کرتے ہیں، تو یہ زمین کسی کی ملکیت میں نہیں ہوتی۔ بلکہ لاوارث پڑی ہوتی ہے۔ایسی زمین کو عربی میں ''موات'' (مردہ) یا ''عادی الارض'' (لاوارث زمین) کہا جاتا ہے۔اور اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث میں یہ اصول طے فرمادیا ہے، کہ ایسی زمین اس وقت تک کسی شخص یا اشخاص کی انفرادی ملکیت میں نہیں آسکتی، جب تک وہ اس زمین کو آباد نہ کرلے، مثلاً آنحضرت

ﷺ نے ارشاد فرمایا: "من احیٰ ارضا میتۃ فھی لہ ولیس لعرق ظالم حق" (سنن ابی داؤد ۳۰۷۳/۱۷۷، عدالتی فیصلے ۲۶۸/۲) ترجمہ: "جو شخص کوئی مردہ زمین آباد کرے وہ زمین اسی کی ہے، اور دوسرے کی زمین میں ناحق طور پر آبادی کرنے والے کا کوئی حق نہیں"

## ☆شاملات زمین کی اقسام قانون کی روشنی میں!

شاملات میں جس قسم کی زمینیں شامل ہیں، ان کی تفصیل (RATTIGAN) میں اس طرح ہے: "گاؤں کی مشترک زمین شاملات دیہہ سے مرکب ہوتی ہے، جس میں بنجر زمینیں، چراگاہیں، آبادی یا گاؤں کے رہائشی علاقے کی زمین اور وہ خالی جگہ شامل ہوتی ہے، جو گاؤں کے رہائشی علاقے میں توسیع کے لئے محفوظ رکھی گئی ہو یا گاؤں کی زمین سے بالکل متصل ہو"

"The village common land comprises the shamilat. Deh including the uncultivated (BANJAR)and pasture lands,teh abadi or inhabited village site and gora.Deh or vacant space reserved for extens.ion of the village lwellings,and adjoining the village site.(1)RATTING,DIGEST OF CUSTOMARY LAW,PARA 223.

## ☆شاملات زمین کی آبادکاری قانون کی رو سے!

"شاملات" زمین کی آبادکاری (ص) پاکستانی قانون کی (ص) اور ملکیت کی رو سے درج ذیل ہے: "شاملات موضع کے جملہ مالکان کی مشترکہ ملکیت ہوتی ہے، جس سے سرکار کا کوئی تعلق نہیں ہے، موضع میں مالک شخص اپنے حصہ کے مطابق رضامندی کے بعد دیگر مالکان کی رضامندی کے کسی ایک جگہ یا مختلف جگہوں سے رقبہ آباد کرسکتا ہے۔ اور اس رقبہ کی فصل یا آمدنی خود برداشت کرسکتا ہے، مگر اپنے حصہ سے زائد آبادکاری کی صورت میں موضع مذکور کے مشترکہ فنڈ میں حصہ مالکانہ کو جمع کرانا ہوگا، جبکہ حق مزروعیت آبادکار اٹھا کر گھر لے جاسکتا ہے۔" (محمڈن لاء)

## ☆فصل ثانی☆

## ☆تقسیم ہند سے پس وپیش مملوکہ وغیر مملوکہ زمین کی آبادکاری قانون کی روشنی میں!

مملوکہ وغیر مملوکہ زمین کی آبادکاری تقسیم ہند سے پہلے اور بعد میں قانون کی روشنی میں درج ذیل ہے، جو کہ قانون کی کتاب "محمڈن لاء" میں عبارت درج ہے: تقسیم ہند سے پہلے مملوکہ اراضی کی کاشت مزروعان کے تحت بھی خود مالکان بھی کرتے رہے ہیں، بذریعہ مالکان کاشت وسالم فصل خود برداشت کرتے اور مجوزہ مالیہ سرکار کو ادا کرتے رہتے، جبکہ مزروعان کے کاشت کی صورت میں مالکان ومزروعان باقاعدہ ایک زبانی معاہدہ کے مطابق اپنا اپنا حصہ مقرر کرتے اور بعد دور فصل اپنا اپنا مقرر شدہ حصہ حاصل کرتے اور فصل کے اخراجات وغیرہ بھی مطابق معاہدہ برداشت کرتے، تقسیم ہند کے بعد بھی اسی طریقہ پر کاشت وبرداشت ہورہا ہے۔ غیر مملوکہ اراضی

تقسیم ھند سے پہلے جو شخص آباد کرتا وہ سالم خود برداشت کرتا جبکہ تقسیم ھند کے بعد غیر مملوکہ اراضی تقریباً ختم ہو چکی ہے۔'' (محمڈن لاء) مذکورہ عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ تقسیم ھند سے پہلے مملوکہ زمین کی آبادکاری بذریعہ کاشت کی جاتی تھی اسی طرح تقسیم ھند کے بعد بھی جاری ہے، اور غیر مملوکہ زمین جبکہ تقسیم ھند کے بعد تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ اور یہ زمین اب مالکان کی ملکیت میں درج ہو چکی ہے۔

## پہاڑی زمین کی آبادکاری قانون کی رو سے!

''پاکستان کی پہاڑی زمین کو لوگ آباد کر لیتے ہیں ان لوگوں کا پہاڑی زمین کو آباد کرنا موجودہ حکومت کی اجازت سے اور گورنمنٹ کی شرائط کو پورا کرتے ہو تو یہ زمین ان کی ملکیت میں ہو جائے گی۔ اگر اجازت کے بغیر اور شرائط کو پورا نہ کرتے ہوئے آباد کر لیا تو (افسر مجاز) کو ان لوگوں کے خلاف قانونی کاروائی کرنے کا اختیار ہوگا۔ اسی بات کو پاکستانی قانون کی رو سے بیان کیا جاتا ہے: پاکستان کے جملہ پہاڑ سرکار کی ملکیت تصور ہوتے ہیں۔ لہذا سرکاری اجازت کے بعد (افسر مجاز) اسکو آباد کرنا اور گورنمنٹ کی شرائط کو پورا کرنے کے بعد اس رقبہ کو آباد کرنا قانونی طور پر درست ہے۔ ورنہ قابل مؤاخذہ ہے۔'' (محمڈن لاء)

خلاصہ:۔ غیر مملوکہ زمین سب کے لئے مباح ہے۔ غیر آباد زمینوں کی آبادکاری قرآن وحدیث سے ثابت ہے، اور اس کے آباد کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ غیر آباد زمین کو جو شخص بھی حاکم وقت کی اجازت سے آباد کرے گا وہ اس زمین کا مالک بن جائے گا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک آبادکاری کے لئے حکومت وقت سے اجازت لے کر آباد کرنا شرط ہے۔ اور صاحبینؒ کے نزدیک حکومت وقت سے اجازت لینا شرط نہیں ہے۔ مسلمان اور غیر مسلمان دونوں کے لئے آبادکاری کا حکم یکساں ہے۔ تقسیم ھند سے پہلے جس طرح آبادکاری ہوتی تھی، اسی طرح تقسیم ھند کے بعد بھی مملوکہ زمین میں آبادکاری جاری ہے، غیر مملوکہ زمین پاکستان میں ناپید ہے۔ اس لئے کہ تمام رقبہ جات پیمائش کے مطابق مالکان کے قبضہ میں آگئے ہیں۔ یا حکومت کے قبضہ میں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

## مراجع ومصادر


تفاسیر

| نام کتاب | نام مصنف | سن وفات | نام مکتبہ |
|---|---|---|---|
| روح المعانی | شهاب الدين محمود آلوسیؒ | ۱۲۷۰ھ | دار الفكر بيروت |
| الجامع لا حکام القرآن | ابو عبد الله محمد بن احمد القرطبیؒ | ۶۷۱ھ | دار الكتب بيروت |
| النكت والعيون تفسير ماوردی | ابو الحسن علی بن محمد ماوردیؒ | ۴۵۰ھ | بيروت لبنان |
| احكام القرآن | ابو بكر احمد بن علی الجصاصؒ | ۳۷۰ھ | دار الكتب لبنان |
| تفسير الكشاف | محمود بن عمر زمخشری | ۵۳۸ھ | بيروت |

## ﴿احادیث﴾

| نام کتاب | نام مصنف | سن وفات | نام مکتبہ |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ | ۲۵۶ھ | قدیمی کتب خانه کراچی |
| جامع الترمذی | ابو عیسیٰ ترمذیؒ | ۲۷۹ھ | فاروقی کتب خانه |
| سنن ابی داؤد | سلیمان بن اشعث سجستانیؒ | ۲۷۵ھ | میر محمد کتب خانه کراچی |
| مشکوٰۃ المصابیح | محمد بن عبد خطیب تبریزیؒ | ۷۳۷ھ | ایچ ایم سعید کمپنی کراچی |

## ﴿فقہ وفتاوی﴾

| نام کتاب | نام مصنف | سن وفات | نام مکتبہ |
|---|---|---|---|
| هدایه آخرین | علامه برهان الدین میر غنانیؒ | ۵۹۶ھ | مکتبه امدادیه ملتان |
| کتاب الخراج | امام ابو یوسفؒ | ۱۸۲ھ | بیروت |
| کتاب الخراج | یحییٰ بن آدم القریشیؒ | ۲۰۳ھ | بیروت |
| ردالمحتار علی الدر المختار | علامه ابن عابدین شامیؒ | ۱۲۵۲ھ | ایچ ایم سعید کمپنی کراچی |
| بدائع الصنائع | علاؤ الدین ابو بکر کاسانیؒ | ۵۸۷ھ | ایچ ایم سعید کمپنی کراچی |
| فتاوىٰ عالمگیری | هندوستان کے علماء کی ایک جماعت | | مکتبه رشیدیه کوئٹه |
| البحر الرائق | زین الدین ابن نجیمؒ | ۹۷۰ھ | ایچ ایم سعید کمپنی کراچی |
| فتح القدیر | عبیدالله بن مسعودؒ | ۷۴۷ھ | مکتبه رشیدیه کوئٹه |
| نصب الرایه | علامه جلال الدین عبید الله | ۷۶۲ھ | مؤسسته الریان بیروت |
| الفقه الا سلامی وادلته | الد کتور وهبة الزحیلی | من العلماء المعاصرین | دارالفکر بیروت |

## ﴿فقہ حنفی کے علاوہ دیگر ائمہ مجتہدین﴾

| نام کتاب | نام مصنف | سن وفات | نام مکتبہ |
|---|---|---|---|
| المغنی | علامه ابن قدامه مقدسیؒ | ۶۲۰ھ | دارالکتب بیروت |
| الاحکام السلطانیه | ابو الحسن بن حبیب ماوردیؒ | ۴۵۰ھ | دارالکتب بیروت |

## ﴿قانون﴾

محمڈن لاء

## ﴿لغات﴾

| نام کتب | نام مصنف | سن وفات | نام مکتبہ |
|---|---|---|---|
| المغرب | ابوا لفتح ناصر الدینؒ | ۶۱۰ھ | بیروت |

| | | | |
|---|---|---|---|
| شمس العلوم | علامه نشوان بن سعید | ۵۵۷۳ | دارالفکر بیروت |
| المعجم الوسیط | | | |
| المصباح المنیر | علامه احمد بن محمد | ۵۷۷۰ | بیروت |
| المنجد فی اللغه | | | |
| مجموعه قواعدالفقه | مفتی عمیم الاحسان بنگله دیش | | |
| مصباح اللغات | | | |
| شائق اللغات | | | |
| المعجم الاعظم | | ۱۹۴۶ء سن اشاعت | اداره معارف اسلامیه حیدرآباد دکن |
| القاموس الوحید | | | اداره اسلامیات ،کراچی |

## ﴿متفرقات﴾

| نام کتاب | نام مصنف | نام مکتبه |
|---|---|---|
| اسلام کا نظام اراضی | مفتی محمد شفیع صاحبؒ | دارالاشاعت کراچی |
| اسلامی معاشیات | سید مناظر احسن گیلانیؒ | دارالاشاعت کراچی |
| اسلام کا زرعی نظام | محمد تقی امینی صاحب | دارالاشاعت کراچی |
| اسلام کا معاشی نظام | نورمحمد غفاری | دارالاشاعت کراچی |
| عدالتی فیصلے | مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مد ظله | دارالاشاعت کراچی |

اللہ تعالیٰ نے فضا میں مختلف گیسوں کا تناسب قائم کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔(بحوالہ کتاب تحفظ ماحول اور اسلام :باب چہارم ص:۳۷)

| آکسیجن | نائٹروجن | کاربن ڈائی آکسائیڈ | دیگر گیسیں |
|---|---|---|---|
| 20فیصد | 79فیصد | 0.03فیصد | 1فیصد |

**زراعت کی حوصلہ افزائی:**

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ’’مسلمان جو پودا بوتا یا اُگاتا ہے اور پھر اس میں سے کوئی انسان، جانور یا کوئی اور چیز کھالے یا چوری کریں تو وہ ضرور اس کے لئے صدقہ بن جاتا ہے‘‘۔[صحیح مسلم(۵۵۲): کتاب المساقاۃ(۲۲):باب فضل الغرس والزروع(۲):عن جابر]